REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ
۱۷ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

الفضل

جلد ۴۶/۱۱ — ۱۸ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش ۱۸ اپریل ۱۹۵۷ء — نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

مکرمی مولوی عبد اللطیف صاحب سابق مبلغ افریقہ ۹ اپریل سے بعارضہ لقوہ ربوہ میں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے بتلایا کہ یہ افریقہ میں ملیریا کا اثر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(قریشی نذیر زحمی المدین)

— جاکرتہ۔ صدر سوکارنو نے روسی حکومت کے الیوشن قسم کے طیارے پر ٹیکنیکل خرابی کے باعث سفر کرنا منسوخ کر دیا ہے۔

شاہ سعود نے سعودی فوجوں کی خدمات شاہ حسین کے حوالے کر دیں

حالات پورے طور پر تسلی بخش ہیں فوج نے شاہ حسین کی قیادت میں صورت حال پر قابو پا رکھا ہے

عمان ۱۷ اپریل۔ سعودی عرب کے حکمران شاہ سعود نے سعودی عرب کی فوجوں کی خدمات والی اردن شاہ حسین کے حوالے کر دی ہیں انہوں نے ایک بیان میں شاہ حسین کو اپنی طرف سے مکمل ترین تائید و حمایت کا یقین دلایا ہے۔ مغربی مبصرین کا کہنا ہے کہ شاہ حسین اس بہت بڑی مہم کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جو انہوں نے بائیں بازو کے انتہا پسند عناصر کے خلاف شروع کر رکھی تھی۔ ایسے عناصر کی طرف سے تختہ الٹنے کی سازش کو فوج کے بدوی ملازموں نے ناکام بنا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اب شاہ حسین ایک ایسی مہم کی قیادت کر رہے ہیں۔ جس کی بدولت کرنل جمال عبد الناصر کا مصر سارے مشرق وسطی میں ہر طرح سے الگ تھلگ رہ جائے گا۔ سعودی عرب جیسے مصر کے جگری دوست بھی اب اس سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے غور و فکر کے متعلق اپنی سی راہ اختیار کر لی ہے۔ سوڈان نے بھی بدمزگی کے حالات میں مصری اقتصاد سے آزادی کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کل شام کے صدر شکری القوتلی نے ٹیلیفون پر شاہ حسین سے حالات دریافت کئے۔ تو انہیں یقین دلا دیا گیا۔ کہ اردن میں حالات حسب معمول اور تسلی بخش ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ اردن کی افواج نے شاہ حسین کی قیادت میں ملک کی صورت حال پر قابو پا رکھا ہے۔

ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بغداد میں عمان سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اردن کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر فخری خالدی موجودہ پارلیمنٹ کو توڑنے اور تمام سیاسی پارٹیوں پر پابندی عائد کرنے کے امکان پر غور کر رہے ہیں۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ عام انتخابات چار ماہ کے بعد ہوں گے۔ کیونکہ اردن کے آئین کے مطابق حالات کو معمول پر لانے کے لئے اتنے عرصہ کی مہلت ضروری ہے۔

سویز کے بارے میں مصری وفد کا بیان

نیو یارک ۱۷ اپریل۔ اقوام متحدہ میں مصری وفد کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مسئلہ سویز کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے جو باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ ان کا مقصد محض پروپیگنڈا ہے۔ مغربی ممالک کا ارادہ یہ ہے۔ کہ مصر پر دباؤ ڈالا جائے۔ اور موجودہ بات چیت میں تعطل پیدا کیا جائے۔ کیونکہ انہیں خیال ہے کہ سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں انہیں شاید وہ مراعات نہ مل سکیں۔ جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مصری ترجمان نے اس بات پر زور دیا۔ کہ بات چیت خوشگوار طریق پر جاری ہے۔

صدر راج میں توسیع کی منظوری

کراچی ۱۷ اپریل۔ قومی اسمبلی نے وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور کی قرارداد منظور کر کے مغربی پاکستان میں دفعہ ۹۳ کی میعاد ۲۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک بڑھانے کی منظوری دے دی۔ یہ قرارداد ۲۳ کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ رائے شماری کے وقت قومی اسمبلی کے چھ ارکان غیر جانبدار رہے۔

ضروری اعلان

— از مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ —

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ یہ پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ میں جمعہ کے دن کوئی نکاح کبھی نہیں پڑھاؤں گا سوائے اس کے کہ پہلے مجھ سے اجازت لی گئی ہو اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ کے دنوں کے بعد ۲۹ یا ۳۰ کو ایک دن جتنے نکاح ہو سکیں گے پڑھا دیئے جائیں گے لیکن ان دنوں کے بعد بھی بعض لوگ درخواست نکاح کر دیتے ہیں۔ حالانکہ میں ان کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ پس سب دوستوں کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ بوجہ بیماری کے اب میں تمام نکاح نہیں پڑھا سکتا یا تو میں ایسے شخص کا نکاح پڑھاؤں گا۔ جس کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ سلسلہ کا خاص خادم ہے۔ یا اس کا والد سلسلہ کا خاص خادم ہے یا ناظر امور عامہ کی تحریر میرے پاس آئے۔ اور میں اسے منظور کر دوں کہ یہ شخص سلسلہ کا ممتاز خادم ہے۔ اس کا نکاح پڑھا دیا جائے۔ یا یہ کہ اس کا باپ سلسلہ کا ممتاز خادم ہے۔ اس کا نکاح پڑھا دیا جائے۔ ورنہ دوسرے لوگوں کو جماعت کے دوسرے علماء سے نکاح پڑھوانا چاہیئے۔

ہر فارم پر ناظر امور عامہ کے دستخط ہوا کرتے ہیں۔ اس دستخط کے محض یہ معنے ہوتے ہیں کہ سلسلہ کا کوئی عالم اس کا نکاح پڑھا دے تو وہ جائز ہو گا۔ ایسے دستخطوں کے یہ معنے نہیں ہوا کرتے۔ کہ اس کا میں نکاح پڑھا دوں۔ اس کے لئے مندرجہ بالا امور کے بارہ میں ناظر امور عامہ کی الگ تحریر آنی چاہیئے کہ یہ شخص سلسلہ کا ممتاز رکن ہے۔ یا اس کا باپ سلسلہ کا پرانا ممتاز خادم ہے۔ یا پھر جلسہ سالانہ کے مقررہ دنوں کے اندر وہ نکاح ہونا چاہیئے جبکہ اکٹھے نکاح پڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اور کوئی خاص بوجھ طبیعت پر نہیں پڑتا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں علماء سلسلہ کے ہیں۔ ان میں سے کسی سے کسی مسجد میں نکاح پڑھایا جا سکتا ہے۔ احباب آئندہ اس کی سختی سے پابندی فرمائیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۵۷ء

اتحاد کس لئے؟

احراریوں کے اخبار نوائے پاکستان کے کارپردازوں نے قسم کھائی ہوئی ہے۔ کہ ہر اشاعت میں کم از کم چھ سات جھوٹ جماعت احمدیہ کے خلاف ضرور شائع کئے جائیں۔ چنانچہ اس کا کوئی پرچہ سفید بلکہ نیلے پیلے وغیرہ ہر رنگ کے جھوٹ سے خالی نہیں ہوتا۔ مگر یہ تصرف الٰہی ہے۔ کہ بعض دفعہ ان جھوٹوں کے اندھیروں کو چیر کر صداقت کی کوئی شعاع بھی زبردستی سے رونما ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۴ اپریل ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں "کیمبل پور اور مرزائیت" کے زیر عنوان ایک مراسلہ کسی عبدالحمید کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جو لکھا تو ہے جماعت احمدیہ کی سراسر مخالفت میں لیکن اس میں اہل بینش کے لئے کافی سامانِ عبرت ہے۔ بلکہ خود احراری اہل علم حضرات اس پر غور کریں۔ تو راہِ ہدایت پا سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں مراسلہ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں:۔

"نوائے پاکستان مورخہ ۱۷ اپریل میں ایک بھائی ہیبت گل کا خط شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اہالیان کیمبل پور کو کسی نامزد مرزائی جج کے آنے پر متنبہ کیا ہے۔ مگر میں بھائی صاحب کو بتاتا ہوں۔ کہ کیمبل پور کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ آج جبکہ سارے ملک میں مرزائیت دم توڑ رہی ہے۔ یہاں شباب پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے علماء کرام آپس میں الجھے ہوئے ہیں۔ کل جزئی حاضر ناظر کا مسئلہ بیان کرنے سے ان کو فرصت نہیں۔ شہر دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ ایک دوسرے کو سلام کلام کرنا حرام ہے۔ یہ حالات مرزائیت کے لئے کھاد کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ رات دن اپنا کام کر رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ۱۹۵۰ء میں یہاں مرزائی اپنی ایک بند مکان میں میٹنگ کرنا چاہتے تھے۔ مگر اس وقت کے خطیب قاضی زاہد الحسینی صاحب نے لوگوں کو خبردار کیا۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چنانچہ مرزائی وہ بند مجلس بھی نہ کر سکے۔ مگر اب حال یہ ہے۔ کہ ایسے ضلع کے صدر مقام میں جہاں کئی علماء موجود ہیں۔ مرزائیوں نے اپنی علیحدہ مسجد بنا رکھی ہے۔ جہاں وہ اپنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اذان دیتے ہیں۔ سڑک کے ایک کنارے مسلمانوں کی مسجد ہے۔ اور اس کے بالکل سامنے مرزائیوں کا اڈہ مسجد کی شکل میں بنا ہوا موجود ہے۔ یہاں خوب جلسے ہوتے ہیں۔ محفلیں ہوتی ہیں۔ علماء توحید اور گیارھویں کی تقریریں کرتے ہیں۔ مگر مرزائیت کے خلاف ایک لفظ تک نہیں نکالتے۔ پاکستان بھر میں یہ پہلا شہر ہے۔ جہاں مرزائیت اور اس کے نئے ایڈیشن مودودیت کو بڑی زرخیز مٹی حاصل ہے۔ اس لئے یہاں اگر مرزائی جج نہ بھی آئے۔ تب بھی مرزائی اپنا کام کر رہے ہیں۔ جب تک ہمارے علماء کرام ان جھگڑوں سے الگ ہو کر اس کا مقابلہ نہ کریں گے۔ یہ پودا جڑ سے نہیں اکھیڑا جا سکے گا۔ عبدالحمید۔ کیمبل پور"

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ مراسلہ نگار اہل علم حضرات کا اتحاد صرف اس لئے چاہتا ہے۔ کہ سب مل کر احمدیت کا استیصال کریں۔ اگرچہ یہ بات آپ ہی اپنی تردید کرتی ہے۔ اور مسلمانوں کے اندرونی تنازعات کو تقویت دینے والی ہے۔ لیکن ہم جس بات کی طرف خاصکر احراری اہل علم حضرات کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ کان کھول کر اپنے ہی نمائندہ کی زبانی سن لیں۔ کہ باوجودیکہ انہوں نے احمدیت کے خلاف اپنی گذشتہ زندگی میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ اور فساد فی الارض برپا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ پھر بھی احمدیت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ کیا یہ مراسلہ احراری اہل علم حضرات کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں؟ کہ وہ نہ صرف اپنا وقت اور زور ضائع کر رہے ہیں۔ بلکہ مسلمان عوام کو غلط راستہ پر رہنمائی کر کے ملک و قوم کا وقت اور زور ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آج دنیا کے میدان میں اسلام کو الحاد اور عیسائیت دو نہایت قوی دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اور ان دشمنوں نے ہر طرف سے اسلام کو نرغہ میں لے رکھا ہے لیکن مسلمان اہل علم حضرات کا وہ حال ہے۔ جس کا مراسلہ نگار نے اپنے مراسلہ میں نقشہ کھینچا ہے۔ ایسی صورت میں مراسلہ نگار کو سوجھی بھی ہے تو صرف یہ کہ سب مل کر احمدیت کو مٹائیں۔ حالانکہ اس کے دل میں اگر اسلام کا سچا جوش ہوتا تو وہ کہتا۔ کہ اے مسلمان اہل علم حضرات باہمی تنازعات چھوڑو۔ اور میدان میں نکل کر الحاد اور عیسائیت کا مقابلہ کرو۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ یہاں نہ دیوبندی رہے گا۔ نہ اہلحدیث نہ بریلوی نہ مودودی اور نہ احمدی۔ بلکہ الحاد اور عیسائیت چھا جائیں گے۔ اور پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ آؤ ہم اپنے اندرونی جھگڑے اس وقت تک اٹھا رکھیں۔ جب تک ہم اسلام کے بیرونی دشمنوں سے نہ نپٹ لیں۔ یہی دلیل جو اس نے احمدیت کو مٹانے کی غرض سے پیش کی ہے۔ اس طرح پیش کر سکتا تھا۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات کے اندرونی جھگڑے الحاد اور عیسائیت کے لئے کھاد کا کام دے رہے ہیں۔ اور وہ مسلمانوں پر الٹے چلے آتے ہیں۔ مگر یہ تو اس وقت ہوتا۔ جب اسلام کا سچا جوش دل میں ہوتا۔ تاہم یہی غنیمت ہے۔ کہ مراسلہ نگار اہل علم حضرات کی موجودہ سرگرمیوں سے بیزار ہے۔ اس سے امید بندھتی ہے۔ کہ وہ اسلام کے حقیقی خطرہ سے بھی واقف ہو جائے گا۔ اور خاصکر احراری اہل علم حضرات کو صحیح مشورہ ہی نہیں بلکہ وقت کی حقیقی ضرورت محسوس کرانے کی طرف رہنمائی کر سکے گا۔ جو یہ ہے کہ سب اہل علم حضرات باہمی تنازعات کو چھوڑ کر اسلام کے حقیقی دشمن الحاد اور عیسائیت کے خلاف میدان میں نکل آئیں۔

لجنات اماء اللہ فوری متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر جلسہ سالانہ کا امتحان ہر خواندہ عورت کے لئے لازمی ہے

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۵۷ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ جات میں بار بار اعلان کر کے مستورات کو اس امتحان کے لئے طیار کریں۔ ہر عورت جو اردو لکھ اور پڑھ سکتی ہے۔ اس کو اس کا امتحان دینا چاہیئے۔ دونوں کتابیں "آسمانی نظام کی مخالفت۔ اور اس کا پس منظر" اور "خلافت حقہ اسلامیہ" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔ مڈل میٹرک اور ایف اے سے فارغ شدہ طالبات خاص طور پر اسی امتحان کے لئے طیاری کریں۔ نام جلد از جلد بھجوائے جائیں۔ تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا سکیں۔ (مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

براہ مہربانی ماہ رمضان کے وصول شدہ چندہ کی رقم بھجوانے میں جلدی کیجئے تا تمام رقوم ۳۰ اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں۔ اور کوئی رقم مقامی کارکنوں کے ہاتھوں میں نہ رہ جائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری لڑکی عرصہ ایک سال سے کھانسی اور بخار سے سخت بیمار ہے۔ اب حالت سخت خراب ہو چکی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔ بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۱۹۵ ع رکھ جنڈانوالہ تحصیل و ضلع لائل پور۔

(۲) میں لمبے عرصہ سے بیمار اور متعدد پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے التجا ہے۔ ظفر اسلام ربوہ۔

(۳) میں اور میرے کئی احمدی احباب ایف ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد نعیم منٹگمری)

(۴) برادرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ فضیلت بیگم گوجرانوالہ میں سخت بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔

(۵) میرا چھوٹا بھائی منور شمیم ابن پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے اس سال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگانِ جماعت کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ ناصر احمد خالد ۱۳ لیک روڈ لاہور۔

(۶) میری والدہ کی صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ انتڑیوں میں پانی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد المجید پرویز سمہ سٹہ۔

رمضان کا مقدس عہد

دوست اس مبارک مہینہ میں کسی کمزوری کے دور کرنے کا عزم کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اصلاح نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کرونگا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی۔ چندوں میں سستی۔ جماعتی کاموں میں سستی مقامی امراء سے عدم تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کیلئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سودی لین دین وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھکر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے۔ کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہونگا اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھاہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرلے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا نسخہ ہے۔ پس

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(وکان اللہ مع من عہد ووفیٰ)

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵-۴-۱۹۵۷

چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر تبصرہ

(قسط نمبر ۳)

(از قلم ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ گجرات)

ٹریکٹ کے بارہ صفحات اس قسم کے رطب و یابس سے سیاہ کرنے کے بعد چیمہ صاحب میرے مضمون کا بزعم خود "جواب" شروع کرتے ہیں۔ لیکن ہر وہ شخص جس نے میرا مضمون پڑھا ہے۔ وہ اگر چیمہ صاحب کا "جواب" پڑھے تو بے اختیار یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ میرے سوالات اور مطالبات کا جواب تو محض "صفر" ہے۔ البتہ انہوں نے حیلہ سازیوں اور کج بحثیوں کا مظاہرہ ضرور کیا ہے چیمہ صاحب اپنے جواب کو "عصائے موسوی" کی ضرب قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس "ضرب کلیمی" کی چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں:۔

پہلی مثال

چیمہ صاحب نے لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ قادیان کے جمہور نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عقائد کو کبھی قبول نہیں کیا۔ البتہ ایک نظام کی کشش نے انہیں ان سے منسلک کر رکھا ہے" میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا:۔ "اگر چیمہ صاحب کو ایک ذرہ بھی پاس راستی ہے۔ تو میں ان کو ایک آسان طریق فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کی تعداد ہمارے نزدیک دس لاکھ کے قریب ہے۔ گو ممکن ہے۔ چیمہ صاحب کو اس سے اختلاف ہو۔ لیکن اس سے تو انہیں بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ربوہ میں کم از کم ۷ ہزار احمدی آباد ہے۔ ہماری لاہور کی جماعت بھی ہزاروں کی تعداد میں ہے۔ ضلع گجرات میں بھی ہماری جماعت کی تعداد کئی ہزار ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گجرات شہر میں احمدیوں کی تعداد تین چار سو کے قریب ہے پس چیمہ صاحب اگر ہماری جماعت کو لاکھوں میں نہیں تو ہزاروں میں تو ضرور تسلیم کرینگے میں ان کو چیلنج کرتا ہوں اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ایک ماہ تک وہ ساری جماعت مبایعین میں سے صرف ایک سو ایسے احمدی ممبران جماعت کی فہرست شائع کر دیں جو عقائد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اختلاف رکھتے ہوں۔ اگر ایک ماہ تک وہ ایسی فہرست شائع نہ کر سکے تو تسلیم کرنا پڑے گا۔

کہ انہوں نے یہ فقرہ محض حق کی اندھا دھند مخالفت کے جذبہ کے ماتحت تحریر کیا تھا۔

(الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۴)

اب ہر صاحب عقل و انصاف سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر آسان طریق فیصلہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ دس لاکھ کی جماعت کے جمہور بہر حال پانچ لاکھ سے تو زیادہ ہونے چاہئیں۔ لیکن میں نے از راہ تنزل صرف ایک سو آدمی کی فہرست کا مطالبہ کیا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے محض جھوٹ ہے۔ اور وہ ایک سو احمدیوں کی فہرست بھی ہرگز شائع نہیں کر سکتے۔ چنانچہ چیمہ صاحب نے ایک ماہ نہیں بلکہ دو ماہ کے بعد جو جواب شائع کیا ہے۔ اس میں میرے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لکھتے ہیں:۔

"میں اب بھی کہتا ہوں کہ قادیانی جماعت کے جمہور نے میاں صاحب کے عقائد کو کبھی قبول نہیں کیا"

لیکن کیا اس صریح جھوٹ کی تائید میں حسب مطالبہ کوئی جھوٹی سچی فہرست شائع کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ اپنے اس سراسر جھوٹے دعوے کے "ثبوت" میں ایک دوسرا جھوٹا دعوے پیش کر دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ تحقیقاتی عدالت میں جب قادیانیوں اور میاں صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ اب ہم تکفیر اہل قبلہ نہیں کرتے۔ تو یہ عقائد درحقیقت وہ اپنے جمہور کے عقائد بیان کر رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ خلافت مآب کے پہلے عقائد اس سے بالکل متضاد تھے اور عدالت میں اگر انہوں نے ان باطل عقائد سے رجوع کر لیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر جمہور جماعت خلیفہ صاحب کے سابقہ عقائد سے ہم خیال ہوتے تو اس تبدیلی عقائد سے قادیانی حلقوں میں کہرام مچ جاتا۔

مگر چونکہ موجودہ عقائد عوام کے دلوں کی صدائے بازگشت تھے۔ اسکے خلاف نہ صرف یہ کہ کوئی آواز نہ اٹھی۔ بلکہ ہر طرف سے انکا خیر مقدم کیا گیا۔ .... اس سے بڑھ کر خادم صاحب اس کا کیا ثبوت چاہتے ہیں" (ص ۱۵)

ملاحظہ فرمایا آپ نے چیمہ صاحب کا طریقِ جواب!

انکا دعوٰی یہ تھا کہ جماعت کے جمہور اپنے امام کے ہمخیال نہیں اس دعوے کا ثبوت مانگا گیا۔ تو بجائے سیدھے سادھے طریق کے مطابق دلیل دیتے یا اپنی غلطی تسلیم کرتے کے چیمہ صاحب نے اس کی تائید میں اپنا یہ دوسرا جھوٹا دعوٰی پیش کر دیا۔ کہ جماعت احمدیہ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے اپنے عقائد میں تبدیلی کی ہے۔ جس کی پرزور الفاظ میں تردید میں اپنے سابقہ مضمون میں کر چکا ہوں۔ اور لکھ چکا ہوں کہ تبدیلیٔ عقیدہ کا الزام سراسر جھوٹا اور بے بنیاد ہے علم کلام کا ابجد خوان بھی جانتا ہے کہ دلیل ہمیشہ مسلّمات خصم سے دی جاتی ہے۔ اب کیا جماعت احمدیہ کو چیمہ صاحب کا یہ ادعا ہمارے بالفعل مسلم ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے کوئی تبدیلیٔ عقیدہ کی گئی؟ اگر نہیں تو پھر چیمہ صاحب کو اپنے اس طریق استدلال پر ندامت سے سر جھکا لینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ایک جھوٹے دعوے کی دلیل کے طور پر اپنا ایک دوسرا جھوٹا دعوے پیش کر رہے ہیں۔ اور اسکو "ضرب کلیمی" قرار دے کر حضرت موسٰی علیہ السلام کی ہتک کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔

مزید پر لطف بات یہ ہے۔ کہ چیمہ صاحب اپنا یہ دوسرا دعوٰی بطور دلیل پیش کر کے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"تحقیقاتی عدالت کے بیان کے بعد جماعت احمدیہ کے حلقوں میں کوئی کہرام نہیں مچا اور نہ اسکے خلاف کوئی آواز اٹھی تو اس سے ثابت ہوا کہ جماعت کے جمہور کو میاں صاحب کے عقائد سے اختلاف ہے"!

سبحان اللہ! کیا طریق استدلال ہے! اگر کسی شخص کو عقل و خرد سے ازلی دشمنی نہ ہو تو یہ سیدھی بات بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ "کہرام" نہ مچنا تو اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ کوئی تبدیلیٔ عقیدہ عمل میں نہیں آئی۔ چونکہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے بیان کردہ عقائد اور اس سے پہلے شائع شدہ عقائد میں سرِ مو کوئی فرق نہ تھا۔ اسلئے جماعت احمدیہ کے حلقوں میں اضطراب پیدا نہ ہونا طبعی تھا۔ چیمہ صاحب کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ قادیان کے جمہور کے عقائد اور پیغامی جماعت کے عقائد ایک ہی ہیں اور یہ کہ جماعت مبایعین کی اکثریت کو حضرت خلیفہ ثانی کے عقائد سے ویسے ہی اختلاف رہا ہے جیسے پیغامی جماعت کو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بقول چیمہ صاحب جماعت مبایعین کی اقلیت کو حضرت خلیفہ ثانی کے عقائد سے اتفاق تھا مگر اکثریت کو نہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر چیمہ صاحب کا یہ ادعا درست ہوتا اور تحقیقاتی عدالت کے سامنے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فی الواقعہ اپنے عقائد میں کوئی تبدیلی کی ہوتی تو ضرور یہی تھا کہ جماعت مبایعین میں ایک کہرام مچ جاتا۔ اور جماعت کا وہ طبقہ جو حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ عقائد سے بقول چیمہ صاحب متفق تھا۔ کم از کم وہ تو ضرور شور مچاتا۔ اور دوسرا طبقہ مسرت اور شادمانی کے نعرے لگاتا کہ ہمارے امام نے آخر کار ہمارے عقائد سے اتفاق کر لیا ہے اور ہماری ذہنی کشمکش اور اندرونی خلفشار دور ہو گئی ہے۔ لیکن چیمہ صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے حلقوں میں ایک آواز بھی بلند نہیں ہوئی جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے قطعاً کسی قسم کی تبدیلیٔ عقیدہ نہیں کی گئی۔

چیمہ صاحب! اگر آپ کا طرزِ استدلال درست ہے تو آپ پر لازم ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ (مبایعین) کی لاکھوں کی تعداد میں سے صرف ایک سو ہی ایسے مبایعین کی فہرست شائع کر دیں۔ جو آپ کے اس دعوٰی سے متفق ہوں۔ کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے کوئی تبدیلیٔ عقیدہ کی گئی۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ جس طرح آپ بزعم خود اختلاف عقیدہ رکھنے والے مبایعین کی فہرست شائع کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اسی طرح اس دوسری مطلوبہ فہرست کے شائع کرنے سے بھی آپ قاصر رہیں گے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا ہر ہر رکن یہ جانتا ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے وہی عقائد پیش کئے گئے۔ جو ابتداء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیان فرماتے چلے آئے ہیں اور اسکے بعد بھی جماعت احمدیہ اور اسکے مقدس امام کے وہی عقائد ہیں کسی قسم کی کوئی تبدیلی جماعت یا اس کے امام کے عقائد میں قطعاً نہیں ہوئی۔

مزید پریشان خیالی

چیمہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں بھی لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ قادیان کے جمہور کو حضرت خلیفہ ثانی کے عقائد سے ابتداء ہی سے اختلاف رہا ہے۔ اور کمال ڈھٹائی سے اپنے اس رسالہ میں بھی لکھا ہے کہ

"میں اب بھی کہتا ہوں کہ قادیانی جماعت کے جمہور نے میاں صاحب کے عقائد کو کبھی قبول نہیں کیا"۔ (ص ۱۳)

لیکن اسی رسالہ کے ص ۲۹ پر لکھتے ہیں:۔

"جس طرح یہودی محض نحن ابناء اللہ واحبّاءہٗ کہہ کر دوسروں کو حقیر خیال کرتے تھے۔ اسی طرح ہمارے ربوی دوست میاں محمود احمد صاحب کو خدا کا لاڈلا خیال کر کے اس کے عقائد و اعمال کو پرکھنا نہیں چاہتے۔ اور اس سے اختلاف رکھنے والوں کو حقیر خیال کرتے ہیں"۔

چیمہ صاحب! سچ کہئے!

مثل دروغ گو را حافظہ نباشد

کی اس سے واضح مثال بھی کوئی ہو سکتی ہے؟

ابھی تو آپ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ جماعت ربوہ کی اکثریت کو "میاں صاحب اسکے عقائد سے اختلاف رکھتی ہے" اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ جماعت ربوہ "میاں صاحب کو خدا کا لاڈلا سمجھتی ہے اور اندھا دھند ان کے عقائد کی تقلید کرتی ہے یہاں تک کہ ان سے اختلاف عقیدہ رکھنے والوں کو حقیر خیال کرتی ہے۔" اگر آپ کا یہ جھوٹ "سچ" ہے کہ جماعت احمدیہ ربوہ کی اکثریت کو اپنے امام سے اختلاف عقیدہ ہے۔ تو پھر آپ کا یہ دوسرا "ارشاد" کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے اختلاف عقیدہ رکھنے والوں کو حقیر خیال کرتے ہیں"!

چیمہ صاحب! کیا حضرت موسٰے علیہ السلام نے بھی فرعونی ساحروں کے سامنے نعوذ باللہ اسی قسم کی پریشان خیالی کا مظاہرہ کیا تھا جس طرح آپ کر رہے ہیں؟

(تبدیلیٔ عقیدہ کے بارے میں مفصل بحث آگے آتی ہے)

دوسری مثال

اب چیمہ صاحب کی ضرب کلیمی کی دوسری مثال ملاحظہ ہو۔ چیمہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں لکھا تھا:۔

"پولوس نے سہل انگار اشخاص کو مسیحیت کے دائرہ میں لانے کے لئے یہ عقیدہ تراشا کہ عقیدتمندان مسیح کو عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ کفارہ پر ایمان لے آئیں۔ ان کی نجات ہو گی۔ بالکل یہی صورت میاں محمود نے قائم کر دی۔ میاں محمود احمد کو مصلح موعود مان لو اس کے متعلق حضرت صاحب کی کی ہوئی دعاؤں کو اس امر کا ضامن سمجھ لو۔ کہ مرزا محمود احمد جو کچھ کہے وہ بالکل صحیح ہے یہ پولوسی تعلیم لوگوں کو عمل سے بے پرواہ کر دیتی ہے"۔

اسکے جواب میں میں نے لکھا تھا:۔

"چیمہ صاحب! میں آپ کو ایک مرتبہ پھر خدا کا خوف دلاتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ احمدیہ لٹریچر میں سے ایک حوالہ ہی ایسا دکھا دیں۔ جس میں یہ لکھا ہو۔

کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود مان لینے والوں کو عمل کی ضرورت نہیں۔ صرف عقیدہ ہی کافی ہے۔ میں کامل یقین اور وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ آپ ہرگز اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکیں گے۔"

(الفضل ۲۰ر دسمبر ۵۶ء صلہ)

آپ چیمہ صاحب کا سارا مضمون پڑھ جائیں۔ اس مطالبہ کا قطعاً کوئی جواب اس میں نہیں ملے گا۔

تیسری مثال

چیمہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں لکھا تھا۔ کہ :-

"اسی طرح محمود بھی خدا کا لاڈلا[لہ] ہے۔ باقی دنیا اس سے کمتر ہے۔ اس کو فخر ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کا جسمانی بیٹا ہے۔ اس لئے

اس کا مطالبہ ہے

کہ وہ جو کچھ کہے۔ اسے صحیح تسلیم کیا جائے۔ اس کی غلط تعلیمات پر تنقید نہ کی جائے .... اس کی خوابوں کے سامنے قرآنی آیات کی پرواہ نہ کی جائے۔ اس کے الہامات کو وہ مقام دیا جائے۔ جو وحیٔ نبوت کا مقام ہے۔ جو اس کی بیعت میں شامل نہیں۔ وہ احمدی نہیں۔"

اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا :-

"اگر چیمہ صاحب کو کچھ بھی خدا کا خوف ہے۔ تو حضرت خلیفۃ ثانی کی تحریرات میں سے ایک فقرہ ہی ایسا نکال کر دکھائیں۔ جس کا مفہوم یہ ہو۔ کہ چونکہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا جسمانی بیٹا ہوں۔ اس لئے میں جو کچھ کہوں اسے صحیح تسلیم کیا جائے۔ چیمہ صاحب یاد رکھیں۔ آپ قیامت تک اپنے اس افتراء کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

اسی طرح آپ نے لکھا ہے۔ کہ "اس کی خوابوں کے سامنے قرآنی آیات کی پرواہ نہ کی جائے۔" یہ آپ کا دوسرا افتراء ہے۔ اگر آپ کو ذرا بھی احساس ذمہ داری ہے۔ تو آپ اپنے اس صریح جھوٹ کو سچا ثابت کر کے دکھائیں۔ اسی طرح اسی عنوان کے ماتحت آپ نے از راہِ افترا خود ساختہ عقائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کئے ہیں۔ اور آپ کو اس بات کا کچھ بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ آپ ایک مذہبی جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اتنی صاف اور صریح غلط بیانی آپ کو کیونکر زیب دیتی ہے۔

"اس کی غلط تعلیمات پر تنقید نہ کی جائے۔"

"اس کے الہامات کو وہ مقام دیا جائے جو وحیٔ نبوت کا مقام ہے۔"

"جو اس کی بیعت میں شامل نہیں۔ وہ احمدی نہیں۔"

ایک عنوان کے ماتحت یہ آپ کی پانچ غلط بیانیاں ہیں۔ جن کا بارِ ثبوت آپ کے ذمہ ہیں۔ اگر آپ ان میں سے ایک بھی درست ثابت نہ کر سکیں۔ اور آپ ثابت کر بھی کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ یہ سب باتیں سرے سے بے بنیاد اور غلط ہیں۔ نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی یہ تعلیم ہے۔ اور نہ جماعت احمدیہ کا کوئی ایسا عقیدہ ہے۔

تو پھر چیمہ صاحب! آپ ہی بتائیں کہ یہودیت کے جراثیم جو ان فقرات کے ذریعہ آپ ہماری جماعت میں تلاش کر رہے تھے۔ وہ خود آپ کے اپنے وجود سے ہی نکل آئے یا نہیں۔ کیونکہ یہودیت کا ایک بڑا طرۂ امتیاز جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، وہ بہتان طرازی ہے۔"

(الفضل ۲۰ر دسمبر ۵۶ء)

اب ان صاف اور واضح مطالبات کا جواب جسے چیمہ صاحب بزعم خود "ضرب کلیمی" قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں :-

"خادم صاحب ان الزامات کا مجھ سے ثبوت مانگتے ہیں۔

ثبوت

ربوہ کی تیز و تند ہوائیں۔ دار الخلافت کی استبدادی فضائیں جھوم جھوم کر ہر آن اس کے ثبوت کا راگ گا رہی ہیں۔ جس کی سنسناہٹ چار دانگ عالم میں سنی جا رہی ہے۔ قصر خلافت کے در و دیوار پر اس کے ثبوت لکھے ہیں۔ وہاں ایک جابر شخصیت اور پورے چھ ہزار بولوں کی آبادی وہاں مجلسیں اور جاسوسی کا ایک لا متناہی سلسلہ۔ آزادیٔ گفتار پر گراں پابندی۔ آزادیٔ رائے کا فقدان۔ دن رات خلافت مآب کی مدح سرائی کے مشغلے۔ خود آپ ایسے عقیدت مندوں کا وجود میرے ان تمام اقوال کے ثبوت نہیں تو اور کیا ہیں؟ خادم صاحب مجھ سے ان الزامات کا ثبوت مانگتے ہیں۔ میں زمین و آسمان کو اسی کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔

(صنم والم)

ملاحظہ فرمایا آپ نے چیمہ صاحب کا "عصائے موسوی"! ہم چیمہ صاحب سے حوالہ مانگتے ہیں۔ چیمہ صاحب اس کے جواب میں "زمین و آسمان" کو پیش کرتے ہیں۔ "ہواؤں" اور "فضاؤں" اور ان کے "راگ کی سنسناہٹ" کو پیش کرتے ہیں۔ "قصر خلافت کے در و دیوار" کو پیش کرتے ہیں۔ مگر نہیں پیش کرتے تو وہ حوالہ نہیں پیش کرتے۔ جس کا ان سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ پھر عجب تر یہ۔ کہ اپنی ان "ہوا - در ہوا" باتوں کو موسیٰؑ کا عصا قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مطالبہ ہے کہ "وہ جو کچھ کہے اسے درست تسلیم کیا جائے۔ اس کی غلط تعلیمات پر تنقید نہ کی جائے۔ اس کی خوابوں کے سامنے قرآنی آیات کی پرواہ نہ کی جائے۔ اس کے الہامات کو وہ مقام دیا جائے۔ جو وحیٔ نبوت کا مقام ہے۔ جو اس کی بیعت میں شامل نہیں۔ وہ احمدی نہیں۔ یہ صریح یہودیت کی تقلید ہے۔"

ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ ثانی نے یہ مطالبات اپنی کسی تقریر یا تحریر میں کئے ہوں گے۔ آپ نے یہ تعلیم اپنی جماعت کو "ہواؤں اور فضاؤں" اور "زمین و آسمان" کے ذریعہ تو نہیں دی ہو گی۔ اگر آپ نے فی الواقعہ اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دی ہے۔ یا آپ کے ماننے والوں کے فی الواقعہ یہی عقائد ہیں۔ تو ضرور کسی اخبار۔ کتاب یا رسالہ مطبوعہ یا غیر مطبوعہ تحریر میں درج ہوں گے۔ جہاں سے پڑھ کر چیمہ صاحب نے ہم پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ :-

"یہ صریح یہودیت کی تقلید ہے"۔

ہم نے چیمہ صاحب سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ آپ اس اخبار۔ کتاب۔ رسالہ یا تحریر کا حوالہ دیں۔ جس میں جماعت احمدیہ کے مقدس امام نے اس قسم کی تعلیم اپنے ماننے والوں کو دی ہو۔ یا آپ کے ماننے والوں نے اپنے ان عقائد کا اس میں ذکر کیا ہو۔ چیمہ صاحب اس کے جواب میں "زمین و آسمان" اور "ہواؤں اور فضاؤں" کو پیش کرتے ہیں۔ کیا یہ طرز کلام کسی باہوش انسان کی گفتگو ہے؟

ہمیں حیرت اس بات پر ہے کہ چیمہ صاحب کو اپنا پہلا مضمون لکھنے کی ضرورت ہی کیا پیش آئی تھی؟ اگر لکھنے بیٹھے ہی تھے۔ تو خدا کے خوف اور تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھتے۔ اگر ہمارے کسی عقیدہ پر ان کو اعتراض تھا۔ تو ہمارا عقیدہ ہمارے ہی الفاظ میں درج کر کے اس پر اپنی طرف سے جو چاہتے اعتراض کرتے۔ لیکن یہ کیا انصاف ہے۔ کہ پہلے اپنے پاس سے گھڑ کر ایک غلط اور جھوٹا عقیدہ ہماری طرف منسوب کریں۔ اور پھر اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دیں۔ اس قسم کی شعبدہ بازی کی جولانگاہ بنانے کے لئے سیاسی طرز کے رسالے اور اخبار زیادہ موزوں تھے۔ "پیغام صلح" تو آخر ایک مذہبی جماعت کا آرگن کہلاتا ہے۔

چیمہ صاحب! جس طرح آپ نے ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کئے ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ ہمارے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم ان عقائد کو سراسر باطل اور غلط سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص آپ کی طرز تحریر کی نقل کرتے ہوئے یہ لکھ دے کہ "مولوی محمد علی صاحب کا اپنی جماعت سے مطالبہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو ہرگز نہ مانو۔ نہ وہ مجدد تھے۔ نہ محدث۔ نہ مسیح موعود نہ مہدی۔ اور تم میری تحریرات کے مقابلہ میں ان کی تحریرات اور الہامات کی کچھ پرواہ نہ کرو"۔ پھر جب آپ اس سے حوالہ کا مطالبہ کریں۔ تو وہ اس کے جواب میں یہ لکھ دے۔ کہ "پیغام بلڈنگ کی تیز و تند ہوائیں اور لاہوری امارت کی متعفن فضائیں اس کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا لطف الرحمٰن پندرہ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی نیز میری بیوی کی امراض چشم سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید عبد الغنی شاہ مٹھا ٹوانہ

(۲) بندہ نے اس سال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الغفور شملہ ٹیلرنگ ہاؤس کراچی

[لہ] نقل مطابق اصل

جس کی بدبو ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ پیغام بلڈنگ کے در و دیوار پر اس کے ثبوت لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں لکھا ہے:

"چیمہ صاحب مجھ سے ان الزامات کا ثبوت مانگتے ہیں۔ میں زمین و آسمان کو اس کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔" تو چیمہ صاحب! کیا اس شخص کے اس قسم کے جواب کو آپ دیوانے کی بہکی بہکی باتیں قرار دیں گے یا اسے موسیٰ کا معجزہ قرار دے کر اس کے آگے "فرعونی ساحروں" کی طرح سجدہ ریز ہو جائیں گے؟

چیمہ صاحب! کسی جماعت کی تعلیم اور اس کے عقائد ہواؤں اور فضاؤں میں پرواز نہیں کیا کرتے بلکہ اس جماعت کے لٹریچر میں مرقوم ہوتے ہیں اور ان پر اعتراض کرنے والے کا فرض ہوتا ہے کہ اس کتاب، رسالہ، اخبار یا تحریر کا حوالہ دے جس میں وہ درج ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ بحث تو عقائد میں ہے اور ثبوت ہواؤں سے! یا للعجب۔ دراصل چیمہ صاحب نے ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کر کے جو ہمارے نہیں ہیں احرار کی طرز کلام کی نقل کی ہے اور ثبوت کا مطالبہ سنتے ہی ان کے پاؤں زمین سے اکھڑ کر ہواؤں اور فضاؤں میں معلق ہو کر رہ گئے ہیں۔

چوتھی مثال

اس ضمن میں ہم نے چیمہ صاحب سے دریافت کیا تھا کہ باوجود اس کے کہ آپ لوگ مولوی محمد علی صاحب کو مصلح موعود نہیں مانتے پھر بھی عملاً آپ ان کے عقائد کی اندھا دھند تقلید کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا آپ ایک ہی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ کسی غلط سے غلط عقیدہ سے بھی (اگرچہ وہ صریحاً حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے خلاف ہو مثلاً مسیح ناصری کی بن باپ ولادت کا انکار) آپ نے اختلاف کیا ہو؟ چیمہ صاحب کو معلوم تھا کہ ایسی کوئی مثال نہیں۔ اس مطالبہ کو پورا کرنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں اس لئے انہوں نے یہ حیلہ سازی کی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ سے ایک عبارت نقل کر دی ہے جس میں پیغام پارٹی کے ایک گروہ (مولوی صدرالدین صاحب وغیرہ) کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب کی زندگی کے آخری ایام میں ان پر لاہوری انجمن کا روپیہ ہضم کرنے کے الزامات کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور کا وہ ارشاد حقیقت پر مبنی ہے اور خود مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تحریری وصیت میں (جو شائع ہو چکی ہے) مولوی صدرالدین صاحب کے عائد کردہ ان الزامات کا دردناک الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ نیز یہ وصیت بھی کی ہے کہ مولوی صدرالدین صاحب اور ان کے ساتھی ان کے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ چنانچہ محترمہ بیگم صاحبہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اپنے مکتوب مؤرخہ ۲۹/۱۱/۵۱ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"ان تفکرات نے آپ (مولوی محمد علی صاحب) کی جان لے لی۔ سب ڈاکٹر یہی کہتے تھے کہ اسی غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی۔" (خط ص۵)

"ایک وصیت لکھ کر شیخ میاں محمد صاحب کو بھیج دی کہ یہ سات آدمی جو اس فتنہ کے بانی ہیں اور جن کے دستخط سے یہ سرکلر نکلے تھے۔ اور جن کا سرغنہ مولوی صدرالدین ہے میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا۔" (خط ص۶)

پس مولوی صدرالدین صاحب اور ان کے پانچ سات ساتھیوں کا مولوی محمد علی صاحب سے جنگ اقتدار لڑنا اور ان کو احمدیہ بلڈنگ سے مسلم ٹاؤن اور پھر مسلم ٹاؤن سے نکل کر "دارالہجرت" کراچی جانے پر مجبور کرنا یہ شئے دیگر ہے۔ مگر مکمل لاہوری جماعت کا جن میں ہمارے اول مخاطب چیمہ صاحب ہیں مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ کسی "عقیدہ" سے اختلاف نہ کرنا یہ بالکل اور چیز ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ چیمہ صاحب کو مولوی صدرالدین صاحب (موجودہ امیر) اور ان کی پارٹی سے اختلاف ہے اور اس اختلاف کی ایک بڑی وجہ مولوی صاحب موصوف کا مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے مندرجہ بالا سلوک بھی ہے۔ اور پیغامی پارٹی کا یہ اندرونی اختلاف نہایت شدید اور گہرا ہے۔ یہ جماعت درحقیقت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے اور خود ایک دفعہ چیمہ صاحب نے میرے سامنے بھی اعتراف کیا تھا کہ لاہوری جماعت کے کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی) کا الہام "لَنُمَزِّقَنَّهُمْ" پورا ہو رہا ہے۔ (کہ ہم پیغامی جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے) لیکن ہمارا سوال مولوی صدرالدین صاحب سے نہیں بلکہ چیمہ صاحب سے ہے۔ اگرچہ ہم چیمہ صاحب کو اس امر کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ وہ پیغام صلح یا پیغامی لٹریچر سے مولوی صدرالدین صاحب کا ہی حوالہ دکھا دیں۔ جس میں انہوں نے (باوجود مولوی محمد علی صاحب سے ذاتی عناد کے) ان کے کسی مذہبی عقیدہ سے اختلاف کیا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہمارا اصل مطالبہ اپنی جگہ پر بدستور قائم ہے

مصلح موعود سے اختلافِ عقیدہ

ہم نے لکھا تھا کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو تو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق نہیں مانتے۔ لیکن جو شخص آپ کے خیال کے مطابق مصلح موعود ہو گا کہ آپ اس کے عقائد کو درست تسلیم کر لیں گے یا نہیں؟ چیمہ صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو شخص مصلح موعود ہونے کا دعویدار ہے ہم پہلے اس کے اعمال و عقائد پرکھیں گے اور قرآنی معیار سے اس کو جانچیں گے۔ اگر وہ قرآن کے خلاف ہیں تو ہم اس کی حلفوں کے باوجود اسے مصلح موعود نہیں مانیں گے۔" (ص۴۶)

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں نے آپ سے اس شخص کے بارے میں تو سوال ہی نہیں کیا۔ جس کو آپ "مصلح موعود نہیں مانیں گے"۔ میں نے تو اس شخص کی نسبت دریافت کیا ہے۔ جس کو آپ "قرآنی معیار" پر پرکھ کر "مصلح موعود مان لیں گے" اس کے جواب میں چیمہ صاحب حسب عادت خاموش ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسی میں فائدہ ہے۔ باقی رہا چیمہ صاحب کا یہ کہنا کہ ہم پہلے اس کے عقائد اور اعمال کو پرکھیں گے۔ یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ عقائد اور اعمال کا سلسلہ تو انسان کی وفات تک چلتا چلا جاتا ہے۔ تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ مصلح موعود کو چیمہ صاحب اس وقت تک نہ مانیں گے جب تک کہ وہ فوت نہ ہو جائے تاکہ اس کے سب عقائد اور اعمال چیمہ صاحب کے سامنے موجود ہوں۔ جن کو پرکھ کر چیمہ صاحب اس کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ کر سکیں؟ اگر سب لوگ انبیاء یا مصلحین پر ایمان لانے کا یہی طریقہ جو چیمہ صاحب نے بیان فرمایا۔ اختیار کر لیتے تو ان کی زندگی میں تو ان کو کوئی بھی قبول نہ کرتا۔ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب حضرت مسیح موعودؑ نے اسی طریق سے تحقیق کر کے بیعت کی تھی؟ چیمہ صاحب آپ میری تو نہیں مانیں گے اس لئے میں آپ کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سناتا ہوں جن کو خود آپ نے "سراپا نور" تسلیم فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی کہے کہ اگر اختلاف کے وقت ملہم کے معنوں کو ماننا ضروری ہو تو ممکن ہے کہ ایسا مدعی الہام اور ماموریت کا جس کا ہنوز منجانب اللہ ہونا ثابت نہیں ہوا۔ ایسے معنے خدا کی کتاب کے کرے۔ جن میں صاف الحاد ہو تو وہ معنے کیونکر مان لئے جائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بموجب وعدہ قرآن شریف کے سچے ملہم کی یہ نشانی مقررشدہ ہے۔ کہ اس کی خدا کی طرف سے تائید ہوتی ہے اور بجز اس کے دوسرا شخص سچی پیشگوئی دکھلا نہیں سکتا۔ پھر جب علامتوں سے وہ سچا ثابت ہوا۔ تو پھر وہ ملحد کیونکر ہو گا؟ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے غرض یہ ایک تصدیق شدہ مسئلہ ہے جس پر ہزاروں راستبازوں نے اپنے خون کے ساتھ مہر لگا دی ہے کہ اگر مدعی الہام اور وحی اور اس کے غیر میں کسی عبارت کے معنوں میں اختلاف واقع ہو تو بعد اس کے کہ اس مدعی کا سچا ہونا خدا کی تائید اور اس کے نشانوں سے ثابت ہوتا ہو۔ متنازعہ فیہ معنوں میں سے وہی معنے قبول کئے جائیں گے۔ جو اس مدعی کے منہ سے نکلے ہیں یہی وہ طریق ہے جس پر راستبازوں نے قدم مارا ہے۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ جو شخص وحی اور الہام کا دعویٰ کرے اس کی بات صرف اسی حالت میں رد کرنے کے لائق ہوتی ہے کہ جب وہ صاحب آیات نہ ہو۔"

(ایام الصلح اردو حاشیہ ص۱۰۶ طبع اول و ص۱۱۶ طبع دوم)

چیمہ صاحب! اب فرمائیے کہ "تانے کا کچھڑا" ہم لوگ بناتے ہیں یا یہ فیکٹری پیغام بلڈنگ میں ہے؟ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہو گیا کہ مصلح موعود کے مدعی کے ساتھ حسب فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اختلاف عقیدہ کی بحث نہیں ہو سکتی اور نہ یہ طریق "راستبازوں" کا ہے۔ البتہ تائید الٰہی کے نشانات کا اس سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے اور یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر وہ مفتری ہے تو کیا میعاد مقررہ کے اندر ہلاک ہوا ہے یا نہیں؟ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں اگر کسی طریق پر غور کریں تو حق ایک منٹ میں آپ پر کھل سکتا ہے۔ حضور کو ۱۹۰۵ء میں سب سے پہلا الہام ہوا جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا اور حضور نے اپنے دست مبارک سے اپنے

(باقی صفحہ ۲ پر)

حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں

بجٹ فارم ۵۶-۵۷ء آرہے ہیں

مالی سال رواں (۵۶-۵۷ء) ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اور حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں دفتر بہشتی مقبرہ سے ان کی اس سال (مئی ۱۹۵۶ء تا اپریل ۱۹۵۷ء) کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے بجٹ فارم بھجوانا شروع کر دیئے گئے ہیں اور التماس کی جاتی ہے کہ جن احباب کے پاس یہ بجٹ فارم پہنچ جائیں وہ انہیں پُر کر کے پندرہ بیس دن کے اندر اندر واپس کرتے جائیں تاکہ ان کی واپسی پر ان کی اس سال کی وصولیوں کا حساب تیار کر کے بھجوا دیا جائے اور ان کو علم ہو جائے کہ ان کے بجٹ آمد کے مقابلہ پر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے یا دفتر پر ان کا فاضلہ ہے یا حساب برابر ہے۔

غرض یہ بجٹ فارم آپ کے حساب کی تکمیل کا نہایت ضروری ذریعہ ہیں۔ جب تک بجٹ فارم پُر ہو کر واپس نہیں آئیں گے آپ کا حساب تشنۂ تکمیل رہے گا بلکہ قاعدہ کے ماتحت آپ بقایادار سمجھے جائیں گے اور اس صورت میں بھی وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔ بعض احباب اس بات کو کہ بجٹ فارم پُر نہ کرنے کی صورت میں بھی وصیت منسوخ ہو سکتی ہے زجر اور تہدید سمجھتے ہیں اور دفتر کے اس قسم کے الفاظ کو چٹھیوں وغیرہ میں پڑھ کر ناراض ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ نہ یہ زجر ہے اور نہ تہدید بلکہ اس قسم کے الفاظ لکھ کر دفتر ان کو قاعدہ سے واقف و آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ بجٹ فارم پُر کر دیں۔ اس سے زیادہ کوئی مقصد نہیں ہوتا قاعدہ کا مفہوم یہ ہے کہ:-

پہلی مرتبہ حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں بجٹ فارم بذریعہ عام ڈاک بھیجے جائیں۔ پندرہ بیس دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی انتظار کے بعد دوسری مرتبہ بصیغہ رجسٹری بھیجے جائیں اور ایک ماہ تک واپسی کا انتظار کیا جائے۔ اس عرصہ میں بھی بجٹ فارم پُر ہو کر واپس نہ آئے تو ان کا معاملہ مجلس کارپرداز میں پیش کر دیا جائے۔ مجلس چاہے تو ان کو بقایادار گردان کر ان کی وصیت منسوخ کر دے اور چاہے تو دفتر کو کوئی اور کارروائی کرنے کی ہدایت دے۔

قاعدے کے اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب خود بھی غور فرمائیں کہ اگر ان کو قاعدہ سے آگاہ کیا جائے تو اس میں دھمکی کی کون سی بات ہے اور کیا دفتر ان کو اس قاعدہ سے واقف کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے؟ پس پہلی مرتبہ کے بھیجے ہوئے بجٹ فارم پُر کر کے پندرہ بیس دن کے اندر اندر واپس فرما دیں تاکہ دوبارہ رجسٹریوں پر خرچ نہ ہو اور نہ سلسلہ کے مال اور کارکنوں کے وقت کا ضیاع نہ ہو۔

چونکہ ہر موصی دوست اخبار کا خریدار نہیں اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے حلقہ میں رہنے والے ان موصی اصحاب کو اور موصیہ خواتین کو اس قاعدہ سے واقف کرنے کی کوشش فرمائیں جو اخبار کے خریدار نہیں ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۵۷ء محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں فضل الدین صاحب مرحوم درویش قادیان حال ساکن ۱۰۴ ٹمپل روڈ لاہور کا نکاح ہمراہ طیبہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالحمید صاحب ۶۵ ٹمپل روڈ لاہور بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ مکرم جناب چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

تصحیح الفضل مؤرخہ ۷ اپریل کے صفحہ ۶ پر درخواست دعا میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عربک ٹیچر اکالگڑھ کے نام کے ساتھ "پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکالگڑھ" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ جماعت مذکور کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر غلام رسول صاحب ہیں نہ کہ مولوی صاحب موصوف۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

قیمت اخبار الفضل بذریعہ منی آرڈر

مندرجہ ذیل احباب کرام خریداران الفضل کی قیمت اخبار ماہ اپریل میں ختم ہو رہی ہے لہٰذا ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی قیمت اخبار حسب استطاعت سالانہ ششماہی یا سہ ماہی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ہمیں اپنا ممنون بنائیں۔

بصورت دیگر ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء کے بعد تا وصولی قیمت ان کی خدمت میں اخبار نہیں بھیجا جا سکے گا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مختصر نام	نمبر خریداری	تاریخ اختتام قیمت
غلام حیدر صاحب	۷۲۶	۴ اپریل
امان اللہ خانصاحب۔	۷۲۸	۷ ״
جی۔ ٹی خانصاحب۔	۷۳۱	۱۵ ״
محمد ابراہیم صاحب	۷۳۲	۱۵ ״
علی بخش صاحب	۷۳۳	۱۷ ״
صدیقی صاحب	۷۳۴	״ ״
حضرت اللہ پاشا صاحب	۷۳۶	۳۰ ״
عنایت اللہ صاحب	۷۳۷	۱۸ ״
نذیر احمد صاحب۔	۷۳۸	۲۵ ״
فضل الرحمٰن صاحب	۷۳۹	״ ״
قمر احمد صاحب	۷۴۰	۲۸ اپریل
محمد حسین صاحب	۷۴۱	״ ״
بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب	۷۹۱	۱۶ ״
منشی علی محمد صاحب	۷۹۲	۱۶ ״
برکت علی صاحب	۸۱۰	یکم ״
محمد داؤد صاحب	۸۳۰	۳ ״
محمد لطیف صاحب	۸۹۱	۱۱ ״
فضل دین صاحب	۹۰۲	۱۹ ״
راجہ عبدالقدیر صاحب	۹۱۱	۴ ״
بی۔ اے لقمان صاحب	۹۱۶	۱۲ ״
مقبول شاہ صاحب	۹۲۰	״ ״
سلطان بشیر صاحب	۹۲۱	״ ״
غفور احمد صاحب	۹۲۴	۱۲ اپریل
رحمت اللہ خانصاحب	۹۲۵	״ ״
مینیجر صاحب	۹۳۰	۲۰ ״
ابوالخیر صاحب	۹۳۲	۲۳ ״
محمود احمد صاحب۔	۹۳۷	۱۰ ״
اصغر حسین صاحب۔	۹۴۰	۳۰ ״
غلام محمد صاحب	۹۴۵	۲۷ ״
عزیز احمد صاحب	۹۶۹	۱۵ ״
انجمن احمدیہ	۹۹۶	۲۱ ״
محمد انور صاحب	۱۰۳۰	۳۰ ״
محمود احمد صاحب	۱۰۳۱	״ ״
فضل حق خانصاحب	۱۱۶۲	۱۴ ״
قاضی صاحب	۱۱۸۱	۳۰ ״
برکات احمد صاحب۔	۱۱۹۲	۲۲ ״
محمد یوسف صاحب۔	۱۲۰۶	۳۰ ״

(نوٹ۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں)

(سالانہ قیمت ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی ۷ روپے)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تازہ فہرست رقوم فدیہ رمضان

(از مورخہ ۱/۴/۵۷ تا مورخہ ۱۱/۴/۵۷)

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں فدیہ رمضان کی ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ وہ فدیہ جو حقیقی معذوروں کی صورت میں روزوں کے بدلہ میں ادا کیا جاتا ہے وہ بھی اسلامی تعلیم کے مطابق عبادت میں داخل ہے کیونکہ وہ روزوں کا قائم مقام ہوتا ہے۔ پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رقوم کے بھجوانے والوں کی اس عبادت کو قبول فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ جو بہن بھائی فدیہ ادا کرنے کے بعد دوبارہ اپنی صحت میں بحالی کی صورت دیکھیں اور روزے کی طاقت عود کر آئے انہیں چاہیئے کہ دل میں یہ نیت رکھیں کہ اگر اور جب روزہ کی طاقت عود کرے گی تو روزہ رکھ کر خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اصل عبادت روزہ ہے اور فدیہ صرف معذوروں کی صورت میں اس کا قائم مقام ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳/۴/۵۷

(۱) چوہدری عطا محمد صاحب پنشنر تحصیلدار ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۱-۰-۰
(۲) صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صاحب موصوف " " ۱۵-۰-۰
(۳) شیخ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا بذریعہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب سرگودھا " ۲۰-۰-۰
(۴) والدہ صاحبہ شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا " " ۱۵-۰-۰
(۵) خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب فیروزپور روڈ لاہور " ۴۵-۰-۰
(۶) چوہدری مدد علی صاحب ٹیوبنیشیا لائن کراچی " ۲۵-۰-۰
(۷) حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ " ۳۰-۰-۰
(۸) عبدالکریم خانصاحب ملازم سول سیکرٹریٹ لاہور بذریعہ حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری " ۱۵-۰-۰
(۹) صوباں بی بی صاحبہ والدہ فضل الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰
(۱۰) شیخ عبدالرشید صاحب ثریا شکارپور سندھ " ۳۰-۰-۰
(۱۱) چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر جھنگ شہر " ۲۰-۰-۰
(۱۲) چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے آڈیٹر لاہور خود و اہلیہ صاحبہ خود " ۴۰-۰-۰
(۱۳) سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ " ۳۰-۰-۰
(۱۴) سید زمان شاہ صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۱۵) اہلیہ صاحبہ سید سردار حسین شاہ صاحب ربوہ " ۱۵-۰-۰
(۱۶) کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی ربوہ " ۱۵-۰-۰
(۱۷) صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ " ۲۰-۰-۰
(۱۸) برکت بی بی صاحبہ بذریعہ بشارت احمد صاحب بشیر وکالت تبشیر ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۱۹) بیوہ سید محمد اشرف صاحب مرحوم ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰
(۲۰) سید حبۃ اللہ صاحب سیکرٹری مال سرائے نورنگ بنوں " ۱۰-۲-۰
(۲۱) مولوی خورشید احمد صاحب شاد ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۲۲) اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰-۰-۰
(۲۳) بیگم اوّل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰
(۲۴) محمد ہاشم خانصاحب درانی۔ ربوہ۔ " ۳۰-۰-۰
(۲۵) شیخ عبدالحمید صاحب راج گڑھ لاہور۔ " ۲۵-۰-۰
(۲۶) " " (صدقہ بکرا) ۲۰-۰-۰
(۲۷) ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب کوئٹہ بذریعہ شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰
(۲۸) بیگم صاحبہ " " " ۲۰-۰-۰
(۲۹) والدہ صاحبہ ڈاکٹر سراج الحق صاحب کوئٹہ " " ۲۰-۰-۰
(۳۰) زوجہ صاحبہ " " " ۲۰-۰-۰
(۳۱) شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ " " ۲۰-۰-۰
(۳۲) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد حنیف صاحب خود " " ۲۰-۰-۰
(۳۳) اہلیہ صاحبہ جمعدار عبدالقادر صاحب لاہور کینٹ " ۲۰-۰-۰

(باقی)

چوہدری محمد حسن چیمہ کے مضمون پر تبصرہ

الہامات کی کاپی میں تحریر فرمایا کہ محمود کو آج یہ الہام ہوا ہے "اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" کہ اے محمود! تیری پیروی کرنے والے قیامت تک تیرے منکرین (پیغامی پارٹی) پر غالب رہیں گے۔

اس الہام پر نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ الہام پورا ہوتا چلا آ رہا ہے۔

پھر حضور کے الہامات ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک گذشتہ چالیس سال سے زائد عرصہ سے شائع ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ الہام اور وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا جلد ہلاک ہو جاتا ہے اور ۲۳ برس تک کبھی مہلت نہیں پا سکتا۔ علاوہ ازیں حضور کی تائید و نصرت کے ہزاروں نشانات متواتر نصف صدی سے ظاہر ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیاں پکار پکار کر حضور کی صداقت کی گواہی دے رہی ہیں۔ پھر بھی آپ کا انکار کرنا ہرگز ہرگز شیوہ صادقین نہیں ہے۔ لیکن چیمہ صاحب! اس بحث کو بھی جانے دیجئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت کو پڑھنے کے بعد میرے اس سوال کا جواب دیجئے کہ جو شخص سچ مچ مندرجہ بالا معیار کے مطابق آپ کے نزدیک مؤید من اللہ ہونے کے باعث مصلح موعود ثابت ہو گا۔

کیا آپ کو اس کے ساتھ عقائد کی صحت یا عدم صحت پر بحث اور جھگڑا کرنے کا حق ہو گا؟ یا کیا آپ اس کی مکمل اطاعت کریں گے؟ بَيِّنُوْا تُؤْجَرُوْا!